(دعوت اسلامی)
دار الافتاء اہلسنت
—HALAL RESEARCH & ADVISORY COUNCIL—
مَجْلِسُ الْبَحْثِ وَالْاِسْتِشَارَۃِ لِلْحَلَالِ

ریفرنس نمبر: NRL-0189
تاریخ: 07-02-2025

کارمائن کلر والی چیز استعمال کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ آج کل کھانے پینے کی مختلف اشیاء، کاسمیٹک اور ٹیکسٹائل وغیرہ کی صنعتوں میں رنگ کے طور پر کارمائن کلر (E120) کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ کلر کوچنیل نامی ایک کیڑے سے حاصل کیا جاتا ہے۔ سب سے پہلے اس کیڑے کو مارا جاتا ہے۔ مارنے کے بعد اُسے نمی سے بچا کر خشک کیا جاتا ہے اور پھر کوٹ کر، پیس کر غیر ضروری مواد کو الگ کیا جاتا ہے اور مطلوبہ اجزاء کا سفوف بنا دیا جاتا ہے جس میں اس کیڑے کے جسمانی اجزاء شامل ہوتے ہیں اور جس پروڈکٹ میں سرخ رنگ درکار ہوتا ہے اس میں پھر یہ شامل کرکے سرخ رنگ حاصل کر لیا جاتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ جن میں کارمائن کلر ڈالا گیا ہو کیا ان اشیاء کا استعمال، کرنا جائز ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللّٰھم ھدایۃ الحق و الصواب

بیان کردہ تفصیل کے مطابق کیڑے سے تیار کئے جانے والے اس کارمائن کلر کا کھانے پینے والی کسی بھی چیز میں ڈالنا جائز نہیں اور ایسے کلر والی کسی چیز کا کھانا پینا بھی ناجائز و گناہ ہے، کیونکہ کیڑے مکوڑے اور تمام حشرات الارض، خبیث اشیاء میں سے ہیں اور قرآن وحدیث کی رُو سے خبیث اشیاء کھانا پینا حرام ہے۔

البتہ کاسمیٹکس اور ٹیکسٹائل وغیرہ ایسی مصنوعات جن کا استعمال فقط بیرونی (External) طور پر ہوتا ہو، ان میں کارمائن کلر کا استعمال کیا جائے تو ایسی مصنوعات کو استعمال کرنا، جائز ہے، کیونکہ کارمائن کلر جس کیڑے سے حاصل کیا جاتا ہے اس میں بہنے والا خون نہیں ہوتا۔ اور ایسے کیڑے و حشرات الارض

اگرچہ حرام ہوتے ہیں، لیکن یہ ناپاک نہیں ہوتے، بلکہ یہ پاک ہوتے ہیں، لہٰذا ایسے کسی کیڑے سے بنایا گیا کلر بھی پاک ہوگا اور اس کا خارجی استعمال بھی جائز ہوگا۔

نوٹ: لپ اسٹک اور کاسمیٹک کی ایسی اشیاء جن کا استعمال ہونٹوں پر یا منہ کے اندر ہوتا ہے ان اشیاء میں اگر کارمائن کلر ڈالا گیا ہو تو ان کا استعمال مکروہ و ممنوع ہوگا، کیونکہ ہونٹوں پر زبان لگنے سے یا کھانے پینے کی چیز کے ساتھ مل کر اس لپ اسٹک وغیرہ کے حلق میں جانے کا احتمال رہتا ہے اور یوں اگر وہ اندر گئی تو ایک حرام چیز کا کھانا پینا لازم آئے گا۔ پھر یہ احتمال جتنا قوی ہوگا ممانعت کا حکم بھی اتنا سخت ہوگا۔

قرآن مجید میں ہے: ﴿وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓىِٕثَ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اور وہ (نبی) ان کے لیے پاکیزہ چیزیں حلال فرماتے ہیں اور گندی (خبیث) چیزیں ان پر حرام کرتے ہیں۔
(القرآن، سورۃ الاعراف، آیت 157)

امام محمد بن احمد سرخسی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: ”والمستخبث حرام بالنص لقوله تعالى ﴿وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓىِٕثَ﴾ ولهذا حرم تناول الحشرات، فإنها مستخبثة طبعا، وإنما أبيح لنا أكل الطيبات“ ترجمہ: اور خبیث چیز نص کی بنا پر حرام ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (اور نبی لوگوں پر خبیث چیزوں کو حرام کرتے ہیں) اور اسی وجہ سے حشرات کا کھانا حرام ہے، کیونکہ یہ طبعاً خبیث ہیں، جبکہ ہمارے لیے پاکیزہ چیزوں کو کھانا حلال کیا گیا ہے۔
(مبسوط، کتاب الصید، ج11، ص220، مطبوعہ دار المعرفہ، بیروت)

جن حشرات میں بہنے والا خون نہیں ہوتا وہ پاک ہوتے ہیں۔ فتاوی عالمگیری میں ہے: ”وموت ماليس له نفس سائلة فی الماء لا ينجسه كالبق والذباب والزنابير والعقاريب ونحوها“ ترجمہ: جس میں بہتا خون نہ ہو اس کا پانی میں مرنا پانی کو ناپاک نہیں کرتا، جیسے مچھر، مکھی، بھڑ اور بچھو وغیرہا۔
(فتاوی عالمگیری، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث، الفصل الثانی، ج01، ص24، مطبوعہ کوئٹہ)

قرمز کیڑا جس سے رنگ حاصل کیا جاتا ہے، اس کے متعلق علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں: "هذه الدودة إن لم يكن لها نفس سائلة تكون ميتتها طاهرة كالذباب والبعوض وإن لم يجز أكله" یعنی: یہ کیڑا اگر ایسا ہے کہ اس میں بہنے والا خون نہیں ہے، تو یہ مرے ہونے کی حالت میں پاک ہی ہو گا، جیسے مکھی اور مچھر کا حکم ہے اگرچہ اس کا کھانا جائز نہیں۔

(ردالمحتار، جلد5، صفحہ 51، دار الفکر، بیروت)

جس چیز کا حلق میں لے جانا ممنوع ہو، اس کا یوں استعمال کرنا کہ حلق میں جانے کا احتمال ہو یہ بھی مکروہ ہوتا ہے، جیسا کہ علمائے کرام نے لکھا ہے کہ روزے کی حالت میں عورت اگر بلا ضرورت اپنے بچے کو کھانا چبا کر دے یا کوئی بھی روزے دار گوند وغیرہ چبائے تو یہ مکروہ ہے۔ چنانچہ ہدایہ اور اس کی شرح فتح القدیر میں ہے: وما بين الهلالين من الهداية "(ويكره للمرأة أن تمضغ لصبيها الطعام إذا كان لها منه بد لما بينا) من أنه تعريض للصوم على الفساد إذ قد يسبق شيء منه إلى الحلق، فإن من حام حول الحمى يوشك أن يقع فيه۔۔۔(ومضغ العلك لا يفطر الصائم۔۔۔إلا أنه يكره للصائم)" یعنی: عورت کے لیے یہ مکروہ ہے کہ اگر اس کے پاس کوئی اور متبادل موجود ہو تو وہ اپنے بچے کے لیے کھانے کی چیز چبائے، جیسا کہ ہم نے بیان کیا کہ اس میں روزے کے فاسد ہونے کا اندیشہ ہے، کیونکہ ممکن ہے کہ کچھ حصہ حلق میں چلا جائے۔ (حدیث پاک کے مطابق) جو شخص ممنوعہ چیز کے قریب جائے، وہ اس میں پڑنے کا اندیشہ رکھتا ہے۔ اور گوند چبانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ یہ روزہ دار کے لئے مکروہ ہے۔

(فتح القدیر مع ہدایہ، جلد2، صفحہ 345، دار الفکر، بیروت)

سوال: اگر اس کیڑے سے کلر نکالنے کے لئے الکحل کا استعمال کیا جاتا ہو، تو کیا اس کا خارجی استعمال پھر بھی درست رہے گا؟

جواب: جی ہاں اگر اس کلر کے حصول میں الکحل کا استعمال ہوتا ہو، تب بھی اس کا خارجی استعمال درست ہی رہے گا؛ کیونکہ فی زمانہ عموم بلوی کی وجہ سے الکحل والی خارجی استعمال کی اشیاء کی اجازت ہے۔

اس کی مزید تفصیل پڑھنا چاہیں تو دار الافتاء اہلسنت کا دوسرا فتوی ملاحظہ فرمائیں، جس کا ریفرنس نمبر UK64 اور لنک درج ذیل ہے۔

https://www.fatwaqa.com/ur/fatawa/halal-haram/alcohol-wali-sanitizer-istemal-karne-ka-hukum

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد ساجد عطاری

08شعبان المعظم 1446ھ/07فروری 2025ء

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

فوڈز، ڈرنکس، کاسمیٹکس اور دیگر مصنوعات کی شرعی حیثیت جاننے کے لیے آپ حلال ریسرچ اینڈ ایڈوائزری کونسل کا وزٹ کر سکتے ہیں یا ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں

halal@daruliftaahlesunnat.net

ایڈریس: E1،171 بلاک، جامع مسجد فیضان نوری رضوی جوہر ٹاؤن، لاہور پاکستان